

حکیم محمد بخش ملتانی کی فارسی اور عربی طبعی تصانیف

ڈاکٹر عارف نوشاہی ☆

ہم یہاں مغلیہ عہد میں ملتان کے ایک ایسے مصنف کا تذکرہ کر رہے ہیں جس کی تصانیف کا تذکرہ ہمیں معروف فارسی کتابیاتی جائزوں اور فہرستوں میں نہیں ملتا اور غالباً اس مقالے کے ذریعے پہلی بار اس مصنف کی طبعی تصانیف کا احوال یکجا پیش کیا جا رہا ہے۔ برصغیر پاکستان و ہند کے مصنفین کی فارسی طبعی تصانیف کے لیے حسب ذیل فہرستیں دیکھی گئی ہیں جن میں ہمارے مصنف کی تصانیف کا تذکرہ نہیں ہوا ہے۔

- ۱۔ فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان تالیف احمد منزوی، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۸۳، جلد اول
- ۲۔ فہرستوارہ کتابہای فارسی تالیف احمد منزوی، انجمن آثار و مفاخر فرهنگی، تہران، ۲۰۰۱ء، جلد پنجم
- ۳۔ طب اسلامی برصغیر میں (نادر طبعی مخطوطات پر جنوبی ایشیائی علاقائی سیمینار منعقدہ مارچ ۱۹۸۴ء کے مقالات)، خدا بخش اور نیشنل پبلک لائبریری، پٹنہ، ۱۹۸۸ء

یہ محض حسن اتفاق ہے کہ اس مقالے میں زیر بحث آنے والی تمام تصانیف قلمی نسخوں کی صورت میں ایک ہی جگہ یعنی ذخیرہ مفتی فضل عظیم بھیروی (مرحوم) مخزنہ نیشنل آرکائیوز آف پاکستان، اسلام آباد میں محفوظ ہیں جہاں میں نے یہ تمام مخطوطات مئی ۲۰۰۳ء میں دیکھے تھے۔

مصنف

مصنف محمد بخش بن خدا بخش بن اللہ بخش ملتانی ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۳ء میں بقید حیات تھے۔ وہ اپنی تصنیف مفتاح الاطباء میں اپنا تعارف یوں لکھتے ہیں:

”محمد بخش بن خدا بخش بن اللہ بخش الملقب بہ العربیۃ بالشیخ و فی الفارسیۃ بخواجه والمنسوب الی الفخذ الاعلیٰ بیانگہ والمشہور فی السند

بمِلتانی للوطن الاصلی و فی الہند بالسنڌی۔“ (ورق ۱ الف)

وہ حکیم شیخ گل محمد کے شاگرد تھے جن کا نام انہوں نے شمة البحران میں بے حد ادب اور احترام کے ساتھ یوں لیا ہے: استاذی مخدومی رئیس الحکماء الاولین والآخرین، رئیس الشیخ و شیخ الرئیس شیخ صاحب شیخ گل محمد حیو۔

حکیم محمد بخش ملتانی مندرجہ ذیل کتب طب کے مصنف ہیں:

۱۔ حکمت غریبانہ در علم صیدانہ، فارسی، موجود

۲۔ شرح قانونچی، مختصر، فارسی، عدم دستیاب

۳۔ شفاء العلل یا طب مستخلص، عربی، موجود

۴۔ شمة البحران من حکمة الرحمان، فارسی، موجود

۵۔ معارف تفسرہ، فارسی، موجود

۶۔ مفتاح الاطباء، فارسی، موجود

۷۔ مفردات بحی، فارسی، موجود

۸۔ نسیج الحکمت، عربی، موجود

اس مصنف کی جو تصانیف مجھے دستیاب ہوئی ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

فارسی تصانیف

۱۔ مفتاح الاطبا

یہ محمود بن محمد چغمینی خوارزمی (متوفی ۷۴۵ھ/۱۳۴۲ء) کی عربی تصنیف قانونچہ کی مفصل فارسی شرح ہے جو چھ ماہ کی مدت میں ربیع الثانی تا رمضان المبارک ۱۱۷۶ھ میں مکمل ہوئی۔ شارح اس شرح کے اختتام پر ہمیں یہ اطلاع دیتے ہیں کہ عنقوان جوانی میں انہوں نے قانونچہ کی ایک فارسی شرح ترجمے کے طور پر لکھی تھی جو بے حد مختصر تھی۔ بعد میں دوستوں نے اصرار کیا کہ قانونچہ کی ایک مفصل شرح بھی لکھی جانی چاہیے لہذا انہوں نے شیخ بوعلی سینا کی کتاب القانون، ابوالحسن کی شرح اسباب و علامات اور طب کی دیگر کتب جیسے شرح چغمینی، شرح ہدایۃ الحکمت،

جوامع جالینوس، فصول بقراط ماد ہوندھان اور طب سکندری وغیرہ کی مدد سے یہ مفصل شرح تیار کی۔ شارح کی اس اطلاع سے ہمیں ضمنی طور پر دو باتیں اور معلوم ہوئی ہیں۔ ایک یہ کہ جب انہوں نے قانونچہ کا فارسی ترجمہ کیا تو یہ ان کا ”مخفوانِ جوانی“ تھا، جس سے یہ قیاس کرنا چاہیے کہ مفتاح الاطبا لکھتے وقت وہ جوانی کے مراحل طے کر چکے تھے اور ایک پختہ عمر ماہر طبیب تھے۔ دوسرا یہ کہ قانونچہ کے حوالے سے ان کی ایک اور تصنیف بھی تھی، جس کا نام فی الحال ہمیں معلوم نہیں ہے اور خود انہوں نے بھی اس کا نام نہیں بتایا۔

مفتاح الاطبا کا بخط مصنف نسخہ جو ۲۷ ذیقعدہ ۱۱۷۶ھ کو لکھا گیا، ۳۵۸ ورق پر مشتمل ذخیرہ مفتی فضل عظیم (نمبر مخطوط: طب ۹۰) میں موجود ہے۔

۲۔ معارف تفسرہ

علم طب کی رو سے مزاج کی تشخیص کے لیے انسانی قارورہ کی پہچان اور تحقیق پر لکھا گیا رسالہ ہے۔ مصنف نے رسالے کے دیباچے میں بتایا ہے کہ مفرد اور مرکب مزاجوں کی پہچان کی تین بڑی علامتیں نبض، قارورہ اور براز ہیں۔ ان میں قارورہ کی اہمیت باقی دو علامتوں سے زیادہ ہے۔ یہ رسالہ ایک مقدمہ، سات ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ مقدمہ کے مباحث قارورہ کی تعریف، حکیم کے سامنے اسے پیش کرنے کی شرائط، اسے دیکھنے کی شرائط اور انسانی قارورہ کے فرق پر مشتمل ہیں۔ باقی ابواب میں اس کے رنگ، رسوب، قوام، صفائی اور کدورت، بُو، جھاگ، مقدار، ذائقہ اور وزن اور مرد و زن کے قارورہ میں فرق کے بارے میں مباحث ہیں۔

یہ رسالہ ایک قلمی مجموعے میں (جس کی تفصیل آخر میں پیش کی جائے گی، نمبر مخطوط: طب ۳۹۴) ورق ۵۱۵ الف تا ۵۲۶ الف موجود ہے۔

۳۔ شمة البحران من حکمة الرحمان

یہ رسالہ فن طب میں علم بحران پر لکھا گیا ہے جو مصنف کے بقول حکمت الہی کی طرح ہوتا ہے کیوں کہ بحران میں طبیعت کا فعل حکیم مطلق کے حکم کے تابع ہے نہ کہ طبیب کے اختیار میں۔ جو شخص بھی علم طب سے منسوب ہے اس کے لیے بحران کے تمام تعلقات کا جاننا ضروری ہے۔ مصنف نے آٹھ باب میں تمام مباحث سمیٹ دیے ہیں یعنی بحران کی قسمیں، نشانی، محمود بحران کی نشانی،

مذموم بحران کی نشانی، محمودہ مطلقہ کی نشانی، ردیہ مطلقہ کی نشانی، بحران کے ایام کی تشخیص کا سبب، امراض کی اقسام کے مطابق بحران کی کیفیت۔

اس رسالے کی تصنیف میں مصنف نے نہ صرف متقدمین اور متاخرین کی تصانیف سے استفادہ کیا بلکہ علم طب میں اپنے استاد حکیم شیخ گل محمدی زبان سے جو کچھ سنا وہ بھی کتاب میں شامل کیا ہے۔ یہ رسالہ بھی مجموعہ رسائل (مخطوطہ نمبر: طب ۳۹۴) میں ورق ۵۲۶ ب تا ۵۳۸ ب موجود ہے۔

۴۔ حکمت غریبانہ در علم صیدانہ

یہ رسالہ علم طب میں قیاس کی اہمیت کے بارے میں تصنیف ہوا ہے۔ مصنف نے دیباچہ میں تحریر کیا ہے کہ مفرد ادویہ کے مزاج اور قوت کی پہچان دو طریقوں سے حاصل ہوتی ہے، ایک تجربہ اور دوسرا قیاس۔ پہلے طریقے یعنی تجربے کی تشریح میں انہوں نے رسالہ مفردات بخشیہ تصنیف کیا (جو فی الحال ہمیں دستیاب نہیں ہے) اور دوسرے طریقے قیاس کی وضاحت کے لیے یہ رسالہ لکھا جس میں بوعلی سینا کی کتاب القانون سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

اس رسالے کا نسخہ مجموعہ رسائل (مخطوطہ نمبر: طب ۳۹۴) میں ورق ۵۳۹ الف تا ۵۴۶ الف موجود ہے۔

مذکورہ بالا رسائل شمارہ ۲ تا ۴ ایک خطی مجموعے میں تحریر ہوئے ہیں جو غلام محمد بن محمد باقر مفتی قریشی عثمانی متوطن بھیرہ (ضلع سرگودھا) نے ذیقعدہ ۱۲۳۵ھ میں کتابت کیا ہے۔ یہ کاتب صاحب ذخیرہ کے اجداد میں سے تھے اور خود یہ خاندان علم طب کا ماہر تھا۔

عربی تصانیف

حکیم محمد بخش ملتان کی چار دستیاب فارسی تصانیف کے علاوہ دو عربی تصانیف کے قلمی نسخے بھی ہمیں ملے ہیں۔ یہ بھی علم طب پر ہیں۔ ایک کا نام شفاالعلیل یا طب مستخلص ہے اس میں مختصراً بیماریوں کا نام اور علاج تجویز کیا گیا ہے۔ آٹھ اوراق کا یہ رسالہ ایک مجموعہ رسائل (مخطوطہ نمبر: طب ۱۱۰) میں موجود ہے۔ دوسری عربی تصنیف نسخة الحکمت ہے جس کا قلمی نسخہ مکتوبہ ۸ محرم ۱۲۳۴ھ برائے محمد یار، ۱۲ اوراق میں ذخیرہ مفتی فضل عظیم بھیروی (مخطوطہ نمبر: طب ۳۲۳) میں

حواشی

۱- اصل فارسی اقتباس یہ ہے: ”چون در غفوان جوانی شرح قانونچه کہ مختصر الطب است از این ذرہ بی مقدار بر سبیل ترجمہ وقوع آمدہ و بنای او بر کمال اختصار و اقتصار افتادہ کہ جمالی تفصیل او در جملہ اہمال ماندہ۔ ازان بعضی اجبا بہ حسب ظن خود این ہیج مدان را با وجود کثرت عواین و عسرت لواحق کہ مانع از نتائج افکار و حاجب از دیدن نقاب ذوی الالبصار است، تکلیف فرمودند تا شرح قانونچه کہ بہ نسبت مختصر مطول مدلل باشد تألیف کردہ شود۔ پس این فقیر... چند مسائل حکمت بہ طریق نقل از قانون شیخ و شرح اسباب و علامات ابوالحسن و شرح چغینی و شرح ہدایہ حکمت و جوامع جالینوس و فصول بقراط و ماہ ہوندہان و سکندری و غیرہ بہ زبان پارسی بہ قید قلم آوردہ معلق بر مقالات و فصولات قانونچہ نمودہ۔ اگرچہ حکماء قدما ہم در زبان عربی و فارسی و ہندوی دقیقہ ای از دقائق فردمکذاشتہ بودند... لیکن چون اجابت سوال بہ صواب مقرون و از نخل مصون بود دست استدعا بہ درگاہ بلا اشتباہ برافراشتہ... در شش ماہ کہ ہدایت او ابتدای ربیع الثانی و نہایت او انتہای رمضان المبارک در روز جمعہ آخرین بہ آخر روز از ہجرت یک ہزار و یک صد و ہفتاد و شش بود۔“

۲- اصل فارسی اقتباس یہ ہے: ”چون علامات مزاجہای مفردہ و مرکبہ جلیہ و عارضیہ ضارہ و غیر ضارہ بسیار اند و نبض و قارورہ و براز از تمامی معارف اعلیٰ و اذل، لکن نبض از مفقود شدن شرائط آن و معدوم بودن اذہان صافیہ طہیان و از تکالیف کہ بعضی بہ مرئیس و بعضی بہ طبیب لاحق می شدند بہ درجہ خفا در آمد و براز اگرچہ از ہمہ مفسر تر بود فلما از استخفاف کہ ہم بہ سقیم و حکیم عارض می شد بہ جملہ توقف ماندہ و بول کہ از ہمہ کدورات فارغ البال بود بہ منصہ ظہور جلوہ گر شد۔“

۳- اصل فارسی عبارت یہ ہے: ”چون علم بحران در فن طب بہ منزلہ حکمت الہی است زیرا آنچہ در بحران فعل طبیعت بہ حکم حکیم مطلق است نہ فعل صناعت بہ اختیار طبیب... دانستن بحران بہ جمیع لواحق آن بہ ہر کسی کہ منسوب بہ علم طب باشد فرض باشد۔“

۴- مصنف کی اصل عبارت یہ ہے: ”معرفت قوتہا و مزجہ ادویہ مفردہ بہ دو طریق حاصل می شد: یکی بہ تجربہ، دوم بہ قیاس؛ و تجربہ عیسر است چہ عمر قصیر است بلکہ تجربہ خطیر چہ موجب ہلاک خلق کثیر است... چون تجربہ خیلی محال شد پس باید کہ اعتماد بر اقوال ثقہ از حکمای قدما باید کرد و این نیز اگرچہ درجہ تقلید بود فلما برای بعضی احباء کہ از درجہ علوم عقلیہ عاری بودند در رسالہ کہ موسوم بہ مفردات بخشیہ است بیان کردہ شد و طریق دوم کہ قیاس است اگرچہ دریافت او بہ اصحاب زمانہ خیلی دشوار است لیکن از تجربہ آہل و از عار تقلید عاریست، پس ازین جہت کلمہ چند از قانون شیخ در ضبط قواعد قیاس یاد کردہ شد۔“

☆☆☆☆☆☆

ادارہ تحقیقات اسلامی کی منفرد علمی پیشکش

مسلم معاشرہ کی تاسیس و تشکیل

ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمن

قیمت: 125.00 روپے

صفحات: 234

زیر نظر کتاب میں صدر اسلام کے سیاسی، سماجی، معاشی اداروں کی تاسیس و تشکیل کا دور جاہلیت کے تناظر میں جائزہ لیا گیا ہے، اور اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ اسلام نے انسانی زندگی کے کن کن شعبوں کو متاثر کیا۔ ماضی کے کن عناصر کو حرف غلط کی طرح مٹا ڈالا اور کن عناصر کو مہلت حیات دی۔ بحث کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ عہد نبوی اور عہد خلفائے راشدین میں کس طرح ایک خدا پرستانہ معاشرہ کی داغ بیل ڈالی گئی جو اپنے اصولوں کے بارے میں کسی مصالحت کا روادار نہ تھا۔ اس نے اقدار و تصورات کی نئی دنیا تشکیل دیتے ہوئے انسانی فکر و عمل کے منہاج میں کیا کیا تغیرات پیدا کئے اور دور جاہلیت کے سیاسی، معاشی اور سماجی اداروں سے کہاں کہاں اور کس طرح استفادہ کیا۔

کتاب یہ جاننے میں مدد دیتی ہے کہ مسلم معاشرہ ارتقائی منازل طے کرنے کے سفر میں غیر مسلم معاشروں سے کس حد تک استفادہ کر سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ:- ڈائریکٹر مطبوعات ادارہ تحقیقات اسلامی (بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی)

پوسٹ بکس نمبر 1035- اسلام آباد 44000 - فون نمبر 254874